

فیضانِ مدنی مذاکرہ (قسط: 12)

مَسَاجِدِ آداب

(مع دیگر دلچسپ سوال و جواب)

پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

یہ رسالہ شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوِیؒ کے مدنی مذاکرے کی روشنی میں مجلس المدینۃ العلمیۃ کے شعبہ ”فیضانِ مدنی مذاکرہ“ کی طرف سے نئے مواد کے کافی اضافے کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے۔

پہلے اسے پڑھ لیجیے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی تَلٰوِیْهِ قُرْآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک و دعوتِ اسلامی کے بانی، شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوالبال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مخصوص انداز میں سنتوں بھرے بیانات، علم و حکمت سے معمور مدنی مذاکرات اور اپنے تربیت یافتہ مبلغین کے ذریعے تھوڑے ہی عرصے میں لاکھوں مسلمانوں کے دلوں میں مدنی انقلاب برپا کر دیا ہے، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی صحبت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کثیر اسلامی بھائی و قافو قافو مختلف مقامات پر ہونے والے مدنی مذاکرات میں مختلف قسم کے موضوعات مثلاً عقائد و اعمال، فضائل و مناقب، شریعت و طریقت، تاریخ و سیرت، سائنس و طب، اخلاقیات و اسلامی معلومات، روزمرہ معاملات اور دیگر بہت سے موضوعات سے متعلق سوالات کرتے ہیں اور شیخ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ انہیں حکمت آموز اور عشقِ رسول میں ڈوبے ہوئے جوابات سے نوازتے ہیں۔

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ان عطا کردہ دلچسپ اور علم و حکمت سے لبریز مدنی پھولوں کی خوشبوؤں سے دنیا بھر کے مسلمانوں کو مہکانے کے مقدس جذبے کے تحت المدینۃ العلمیۃ کا شعبہ ”فیضانِ مدنی مذاکرہ“ ان مدنی مذاکرات کو کافی ترانیم و اضافوں کے ساتھ ”فیضانِ مدنی مذاکرہ“ کے نام سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ ان تحریری گلدستوں کا مطالعہ کرنے سے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عقائد و اعمال اور ظاہر و باطن کی اصلاح، محبتِ الہی و عشقِ رسول کی لازوال دولت کے ساتھ ساتھ مزید حصولِ علم دین کا جذبہ بھی بیدار ہوگا۔

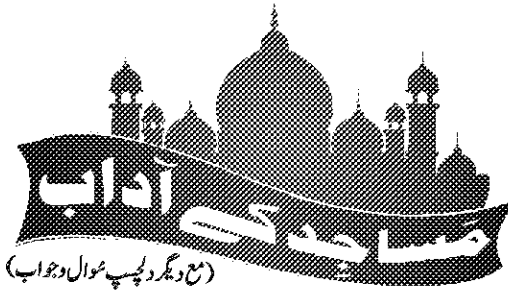
اِس رسالے میں جو بھی خوبیاں ہیں یقیناً ربِّ رحیم عَزَّوَجَلَّ اور اس کے محبوب کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عطاؤں، اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی کی عنایتوں اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی شفقتوں اور پُر خلوص دعاؤں کا نتیجہ ہیں اور خامیاں ہوں تو اس میں ہماری غیر ارادی کوتاہی کا دخل ہے۔

مجلس المدینۃ العلمیۃ

(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

۸ جمادی الآخر ۱۴۳۶ھ / 29 مارچ 2015ء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط



(مع دیگر دلچسپ سوال و جواب)

شیطان لاکھ سستی دلائے یہ رسالہ (۳۶ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے۔
اِنْ شَآءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار، دو عالم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار، شفیعِ روزِ شمار، جناب احمد مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مشکبار ہے: جس نے مجھ پر ایک بار دُرودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نفاق اور جہنم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شہداء کے ساتھ رکھے گا۔^(۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

دینہ

●..... مُعْجَمِ اَوْسَط، من اسمہ محمد، ۵/۲۵۲، حدیث: ۷۲۳۵

مسجد کا کوڑا کہاں ڈالا جائے؟

عرض: مسجد کا کوڑا کہاں ڈالا جائے؟

ارشاد: مسجد کا کوڑا یا مسجد کی چٹائی کے تینکے وغیرہ ایسی جگہ پھینکنا منع ہے جہاں بے ادبی کا اندیشہ ہو چنانچہ حضرت علامہ علاء الدین محمد بن علی حنفی علیہ رحمۃ اللہ انقوی فرماتے ہیں: مسجد کی گھاس اور کوڑا، جھاڑ کر کسی ایسی جگہ نہ ڈالیں جس سے اس کی تعظیم میں فرق آئے۔^(۱) یوں ہی مسجد کی کوئی چیز بوسیدہ ہو جائے تو اسے خرید کر بھی بے ادبی کی جگہ نہ لگایا جائے جیسا کہ میر نے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجدد دین و ملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی بارگاہ میں سوال کیا گیا کہ مسجد کی کوئی چیز خراب ہو جائے، اسے بیچ کر اس کی قیمت مسجد میں دیں پھر دوسرا آدمی قیمت دے کر مسجد کی وہ چیز اپنے مکان میں رکھے تو اس کے لئے جائز ہے یا نہیں؟ تو اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت نے جواباً ارشاد فرمایا: جائز ہے مگر اسے بے ادبی کی جگہ نہ لگائے۔^(۲)

مسجد کے بقیہ ملے کا حکم

عرض: مسجد کی نئی تعمیر کی وجہ سے پچھلی تعمیر کا تلبہ اگر بیچ جائے تو اس تلبے کے

مدینہ

..... ڈیڑھ تھار، کتاب الطہارۃ، ۱/۳۵۵

..... فتاویٰ رضویہ، ۱۶/۲۸۱ مختصراً

بارے میں کیا حکم ہے؟

ارشاد: مسجد کی چھٹی تعمیر کے بچ جانے والے بلبے کا حکم بیان کرتے ہوئے میرے آقا علی حضرت عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعَالَمِینَ فرماتے ہیں: مسجد کا عملہ (ملبہ) جو بچ رہے اگر کسی دوسرے وقت مسجد کے کام میں آنے کا ہو اور رکھنے سے بگڑے نہیں تو محفوظ رکھیں ورنہ بیچ (فروخت) کر دیں اور اس کے دام (قیمت) مسجد کی عمارت ہی میں لگائیں لوٹے، بوریہ، تیل بتی وغیرہ میں صرف نہیں ہو سکتا۔ یہ سب کام متولی اور دیانت دار اہل محلہ کی زیر نگرانی ہو۔ بیچ کسی ادب والے مسلمان کے ہاتھ ہو کہ وہ اسے کسی بے جایا ناپاک جگہ نہ لگائے۔ لکڑی کہ جلنے کے سوا کسی کام کی نہ رہی سقایہ مسجد کے صرف میں لائیں اور اگر بیچ کر دیں تو خریدنے والا بھی اس کو جلا سکتا ہے مگر اپلے کی معیت سے بچائیں۔⁽¹⁾

ایک اور مقام پر ارشاد فرماتے ہیں: حاکم اسلام اور جہاں وہ نہ ہو تو متولی مسجد و اہل محلہ کو جائز ہے کہ وہ چھپر کہ اب حاجت مسجد سے فارغ ہے کسی مسلمان کے ہاتھ مناسب داموں میں بیچ ڈالیں اور خریدنے والا مسلمان اُسے اپنے مکان، نشست یا باروچی خانے یا ایسے ہی کسی مکان پر جہاں بے

دینہ

فتاویٰ رضویہ، ۱۶/۲۳۷

تعظیم نہ ہو، ڈال سکتا ہے۔ پاخانہ (بیت الخلا) وغیرہ مَوَاضِعِ بے حُرْمَتی پر نہ ڈالنا چاہئے کہ علماء نے اُس کُوڑے کی بھی تعظیم کا حکم دیا ہے جو مسجد سے جھاڑ کر پھینکا جاتا ہے۔^(۱)

مسجد میں سوال کرنا کیسا؟

عرض: مسجد میں بعض لوگ کھڑے ہو کر اپنی مجبوری اور بیماری وغیرہ کا بیان کر کے مدد کی اپیل کرتے ہیں اگر وہ واقعی حقدار ہوں، تو کیا انہیں کچھ دے سکتے ہیں یا نہیں؟

ارشاد: مسجد میں اپنی ذات کے لیے سوال کرنا منع ہے اور ایسے سائل کو دینا بھی جائز نہیں جیسا کہ صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: مسجد میں سوال کرنا حرام ہے اور اس سائل کو دینا بھی منع ہے۔^(۲) اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فرماتے ہیں: ائمہ دین (رحمۃ اللہ علیہم) نے فرمایا ہے: جو مسجد کے سائل کو ایک پیسہ دے وہ ستر پیسے راہِ خدا میں اور دے کہ اس پیسہ کے گناہ کا کفارہ ہوں۔^(۳) اس کا حل یہ ہے کہ اگر وہ واقعی حاجت مند ہوں تو خود مسجد میں سوال کرنے کے بجائے

دیہ

..... فتاویٰ رضویہ، ۱۶/۲۵۸

..... بہارِ شریعت، ۱/۶۴۷، حصہ ۳

..... احکامِ شریعت، ص ۹۹

امام صاحب سے رابطہ کر کے اپنی حاجت بیان کریں، اب امام صاحب ان کی مدد کے لیے نمازیوں سے درخواست کریں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

مسجد یا مدرسے کیلئے چندہ کرنا

عرض: کیا مسجد میں، مسجد، مدرسے یا کسی حاجت مند مسلمان کے لیے بھی چندہ نہیں کر سکتے؟

ارشاد: مسجد میں اپنی ذات کے لیے سوال کرنا منع ہے، کسی اور حاجت مند مسلمان یا دینی کام مثلاً مسجد یا مدرسے کے لیے سوال کرنے کی ممانعت نہیں جیسا کہ فتاویٰ رضویہ جلد 16 صفحہ 418 پر ہے: مسجد میں اپنے لئے مانگنا جائز نہیں اور اسے دینے سے بھی علماء نے مَنع فرمایا ہے یہاں تک کہ امام اسماعیل زاہد رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے فرمایا: جو مسجد کے سائل کو ایک پیسہ دے اُسے چاہئے کہ ستر 70 پیسے اللہ تعالیٰ کے نام پر اور (یعنی مزید) دے کہ اس پیسہ کا کفارہ ہوں اور (مسجد میں) کسی دوسرے کے لئے مانگنا یا مسجد خواہ کسی اور ضرورت دینی کے لئے چندہ کرنا جائز اور سُنَّت سے ثابت ہے۔⁽¹⁾

احکام شریعت میں ہے: محتاج کے لئے امداد کو کہنا یا کسی دینی کام کے لئے چندہ کرنا جس میں نہ غُل نہ شور، نہ گردن پھلانگنا، نہ کسی کی نماز میں خلل

(خرابی)، یہ بلاشبہ جائز بلکہ سنت سے ثابت ہے اور بے سوال کسی محتاج کو

دینا بہت خوب اور مولیٰ علی کرمہ اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ثابت ہے۔⁽¹⁾

معلوم ہوا کہ مسجد میں، مسجد یا مدر سے یا کسی حاجت مند مسلمان کے لیے چندہ کرنا جائز ہے۔ عموماً مساجد میں جمعۃ المبارک کے روز مساجد کے لیے چندہ کیا جاتا ہے اس میں کچھ نہ کچھ دے دینا چاہیے کہ ”جمعہ کا دن تمام دنوں سے افضل ہے اس میں ایک نیکی کا ثواب ستر (70) گنا ہے۔“⁽²⁾

مسجد میں سے گزرنے کا حکم

عرض: مسجد کو راستہ بنانا کیسا ہے؟

ارشاد: مسجد کو راستہ بنانا یعنی اس کے کسی حصے میں سے ہو کر گزرنا جائز نہیں ہے۔

فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلامُ نے بلا ضرورت ایسا کرنے کو ناجائز فرمایا ہے۔⁽³⁾

صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ التَّوَّی فرماتے

ہیں: مسجد کو راستہ بنانا یعنی اس میں سے ہو کر گزرنا ناجائز ہے، اگر اس کی

عادت کرے تو فاسق ہے، اگر کوئی اس نیت سے مسجد میں گیا و سَط (درمیان)

میں پہنچا کہ نادِم ہوا، تو جس دروازہ سے اس کو نکلنا تھا اُس کے سوا دوسرے

دینہ

..... احکام شریعت، ص ۹۹

..... مِرْآةُ الْمُنَاجِج، ۲/۳۳۳

..... عَمْرُو عَیْنِ البَصَائِر، القول فی احکام المسجد، ۱۸۷/۳ ملخصاً

دروازہ سے نکلے یا وہیں نماز پڑھے پھر نکلے اور وضو نہ ہو تو جس طرف سے آیا ہے واپس جائے۔^(۱)

ہاں! اگر کوئی مجبوری ہو جیسے راستہ بند ہے اور مسجد کے راستے کے علاوہ دوسری جانب جانے کا کوئی راستہ ہی نہیں تو ضرورتاً اس کی اجازت دی گئی ہے جیسا کہ خلاصۃ الفتاویٰ میں ہے: ایک شخص مسجد سے گزرتا ہے اور اس کو راستہ بناتا ہے اگر عذر ہے تو جائز ہے، بلا عذر ہے تو ناجائز ہے پھر اگر اس کو گزرنا جائز ہو تو ہر روز ایک مرتبہ اس میں نماز پڑھے، نہ یہ کہ ہر بار جب بھی گزرے کہ اس میں حرج ہے۔^(۲)

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: بضرورت مسجد میں ہو کر دوسری طرف کو نکل جانا جائز ہے کہ (عام حالات میں) مسجد میں دوسری طرف جانے کے لئے چلنا حرام ہے مگر بضرورت کہ راستہ گھرا ہوا ہے اور مسجد ہی میں سے ہو کر جاسکتا ہے جیسے موسم حج میں مسجد الحرام شریف میں واقع ہوتا ہے اس کی اجازت دی گئی ہے وہ بھی جنب (جس پر غُسل فرض ہو) یا حائض (حیض والی) یا نُفساء (نفاس والی) کو نہیں نیز گھوڑے یا نیل گاڑی کو نہیں، (مسجد میں سے) ہو کر نکل

دینے

..... بہارِ شریعت، ۱/۶۲۵، حصہ ۳

..... خلاصۃ الفتاویٰ، کتاب الصلوٰۃ، الفصل السادس والعشرون... الخ، ۱/۲۲۹

جانے کیلئے بھی ان کا جانا، لے جانا ہرگز جائز نہیں۔^(۱)

مسجد کو سڑک بنانا کیسا؟

عرض: پوری مسجد یا اس کے کسی حصے کو شہید کر کے لوگوں کے لیے سڑک (Road) بنانا کیسا ہے؟

ارشاد: پوری مسجد یا اس کے کسی حصے کو شہید کر کے اُس پر سڑک (Road) بنانا حرام قطعی ہے، اس سے مسجد کی بے حرمتی اور اسے ویران کرنا لازم آتا ہے لہذا یہ سخت حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے چنانچہ پارہ 1 سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 114 میں خدائے رحمن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَّسَّحَ مَسْجِدًا
تَرْجُمۃ کنزالایمان: اور اس سے بڑھ کر ظالم
اللّٰهُ اَنْ يُّدَّكَرَ فِيْهَا اِسْمُهُ
کون جو اللہ کی مسجدوں کو روکے اُن میں نام
وَسَعٰی فِيْ خَرَابٍ
خدا لئے جانے سے اور اُن کی ویرانی میں
کوشش کرے۔

اس آیت مبارکہ کے تحت صدرُ الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ اِنْہَادِی فرماتے ہیں: مسجد کی ویرانی جیسے ذکر و نماز کو روکنے سے ہوتی ہے ایسے ہی اس کی عمارت کے نقصان پہنچانے اور

دینے

بے حرمتی کرنے سے بھی۔

فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلَامُ فرماتے ہیں: اگر لوگوں نے ارادہ کیا کہ مسجد کا کوئی ٹکڑا مسلمانوں کے لیے گزر گاہ (یعنی سڑک) بنادیں، تو کہا گیا ہے کہ انہیں ایسا کرنے کا اختیار نہیں اور بلاشبہ یہی صحیح ہے۔^(۱) ایسے ہی ایک سوال کے جواب میں اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ فرماتے ہیں: بے شک ایسا کرنا حرامِ قطعی اور ضرور خُفُوکِ مسجد پر تعدی (غڈ سے بڑھنا) اور وقفِ مسجد میں ناحق دُشتِ اندازی (مداخلت) شرعِ مطہر میں بلا شرطِ واقف کہ اُسی وقف کی مصلحت (خوبی یا بھلائی) کے لئے ہو وقف کی ہیئت (بناوٹ یا صورت) بدلنا بھی ناجائز ہے اگرچہ اصل مقصود باقی رہے، تو بالکل مقصدِ وقف باطل کر کے ایک دوسرے کام کے لئے دینا کیونکر حلال ہو سکتا ہے۔^(۲)

چھوٹے نا سمجھ بچوں کو مسجد میں لانا

عرض: چھوٹے چھوٹے بچے جو مسجد میں دُشتِ اندازی اور شور مچاتے پھر رہے ہوتے ہیں، ان کا جرم کس پر ہے؟

ارشاد: چھوٹے بچوں اور پاگلوں کو مسجد میں لانے کی حدیثِ پاک میں ممانعت آئی

دینتہ

..... فتاویٰ ہندیہ، ۲/۲۵۷

..... فتاویٰ رضویہ، ۱۶/۳۵۱

ہے چنانچہ خلق کے رہبر، شافعِ محشر، محبوبِ داور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ہدایت نشان ہے: مسجدوں کو بچوں، پاگلوں، خرید و فروخت، جھگڑے، آواز بلند کرنے، حدود قائم کرنے اور تلوار کھینچنے سے بچاؤ۔ ان کے دروازوں پر طہارت خانے بناؤ اور جمعہ کے دن مساجد کو دھونی دیا کرو۔^(۱) عموماً مشاہدہ یہی ہے کہ جب چھوٹے بچے مسجد میں جمع ہوتے ہیں تو آپس میں شرارتیں شروع کر دیتے ہیں، نمازیوں کے آگے سے گزرتے اور خوب اودھم مچاتے ہیں نیز دورانِ نماز بسا اوقات رونا شروع کر دیتے ہیں جس سے نماز میں زبردست خلل آتا اور مسجد کا تقدس پامال ہوتا ہے اور کبھی کبھار تو مسجد میں پیشاب پاخانے تک کر دیتے ہیں تو ان ساری باتوں کا وبال بچوں کو مسجد میں لانے والے پر آتا ہے جبکہ وہ لانے والا بالغ ہو لہذا چھوٹے بچوں کو ہرگز مسجد میں نہ لایا جائے۔

یاد رکھیے! ایسا بچہ جس سے نجاست (یعنی پیشاب وغیرہ کر دینے) کا خطرہ ہو اور پاگل کو مسجد کے اندر لے جانا حرام ہے اور اگر نجاست کا خطرہ نہ ہو تو مکروہ ہے۔^(۲) اسی طرح بچہ یا پاگل یا بے ہوش یا جس پر جن آیا ہو، ان سب کو دم کروانے کے لیے بھی مسجد میں لے جانے کی شریعت میں

محرمہ

..... ابن ماجہ، کتاب المساجد والجماعات، باب ما یکرہ فی المساجد، ۴۱۵/۱، حدیث: ۷۵۰

..... ذرّ مختار، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة... الخ، ۵۱۸/۲

اجازت نہیں۔ اگر کوئی پہلے یہ بھول کر چکا ہے تو اسے چاہیے کہ فوراً توبہ کر کے آئندہ انہیں نہ لانے کا عہد کر لے۔ ہاں فنائے مسجد مثلاً امام صاحب کے حجرے میں انہیں دم کروانے کے لیے لے جانے میں حرج نہیں جبکہ مسجد کے اندر سے گزرنا نہ پڑے۔

سوتے وقت عمامے یا مصلے کو تکیہ بنانا

عرض: کیا سوتے وقت عمامے یا مصلے کو تکیہ بنا سکتے ہیں؟

ارشاد: سوتے وقت عمامے اور مصلے کو تکیہ نہیں بنانا چاہیے کہ یہ خلافِ ادب ہے جیسا کہ صدر الشریعہ، بذرا اللہ طریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ اتقویٰ فرماتے ہیں: پاجامہ کا تکیہ نہ بنائے کہ یہ ادب کے خلاف ہے اور عمامہ کا بھی تکیہ نہ بنائے۔^(۱) حیاتِ اعلیٰ حضرت میں ہے: سر کے نیچے عمامہ یا مصلیٰ یا پاجامہ رکھنا ممنوع کہ عمامہ و مصلیٰ رکھنے سے عمامہ اور مصلیٰ کی اور پاجامہ رکھنے سے سر کی بے حرمتی ہے نیز عمامہ کے شملہ سے ناک یا منہ پوچھنا نہ چاہیے۔^(۲)

منج کے بجائے سیڑھیوں پر بیٹھنے میں حکمت

عرض: (ربیع الاول ۱۴۱۸ھ کی بارہویں شب تقریباً ۱۲ بجے اجتماعِ میلاد میں بیان کرنے کے لیے

① بہارِ شریعت، ۳/۶۶۰، حصہ ۱۶

② حیاتِ اعلیٰ حضرت، حصہ ۳، ص ۹۰

جب شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ تشریف لائے تو تلاوت شروع ہو چکی تھی چنانچہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ منہج پر جلوہ گر ہونے کے بجائے حاضرین سے نظر بچا کر منہج کی سیڑھیوں پر بیٹھ کر تلاوت سننے میں مشغول ہو گئے۔ تلاوت ختم ہونے کے بعد جب آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ منہج پر تشریف لائے تو آپ کی خدمت میں یہ عرض کی گئی: حضور یہ ارشاد فرمائیے کہ اجتماعِ میلاد میں آپ براہِ راست منہج پر تشریف لانے کے بجائے سیڑھیوں پر بیٹھ گئے، اس میں کیا حکمت تھی؟

ارشاد: جس وقت قرآن کریم کی تلاوت کی جائے تو اسے توجہ سے سُننا اور خاموش رہنا واجب ہے جیسا کہ قرآن مجید کے پارہ 9 سورۃُ الْأَعْرَاف کی آیت نمبر 204 میں خدائے رحمن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ ترجمہ کنز الایمان: اور جب قرآن پڑھا
وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿۲۰۴﴾ جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش
رہو کہ تم پر رحم ہو۔

اس آیتِ مبارکہ کے تحت صدرُ الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی فرماتے ہیں: ”اس آیت سے ثابت ہوا جس وقت قرآن کریم پڑھا جائے خواہ نماز میں یا خارجِ نماز، اس وقت

سُننا اور خاموش رہنا واجب ہے۔“

فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلَامُ فرماتے ہیں: جب بلند آواز سے قرآن پڑھا جائے تو تمام حاضرین پر سُننا فرض ہے جبکہ وہ مجمع بغرض سُننے کے حاضر ہو ورنہ ایک کا سُننا کافی ہے اگرچہ اور اپنے کام میں ہوں۔^(۱) میں چونکہ اجتماعِ میلاد میں حاضری کی سعادت پانے کے لیے حاضر ہوا تھا اور میرے ساتھ آنے والے اور اجتماعِ میلاد میں موجود اسلامی بھائی بھی اسی نیت سے حاضر ہوئے تھے اس لیے ہم سب پر تلاوتِ قرآن کا سُننا واجب تھا۔ دورانِ تلاوت اگر میں منج پر آجاتا تو عین ممکن تھا کہ لوگ کھڑے ہو جاتے اور کوئی نعرہ لگا دیتا، میں نہیں چاہتا تھا کہ میری وجہ سے کوئی اسلامی بھائی تلاوتِ قرآن نہ سُننے کے گناہ میں پڑ جائے اس لیے میں منج کے اوپر آنے کے بجائے نیچے سیڑھیوں پر ہی بیٹھ گیا۔

بلند آواز سے تلاوت کرنے کی ممانعت

عرض: بلند آواز سے قرآن مجید کی تلاوت کرنا کب منع ہے؟

ارشاد: قرآنِ پاک کی تلاوت کرنا اور سُننا بلاشبہ بڑے اجر و ثواب کا کام ہے، تلاوتِ قرآن کرنے والے کو ہر حرف کے بدلے ایک ایک نیکی عطا کی

سینہ

..... غُنیۃُ الْمُتَمَلِّی، القراءة خارج الصلوة، ص ۴۹ ملخصاً

جاتی ہے جو دس نیکیوں کے برابر ہوتی ہے مگر چند ایسی صورتیں ہیں جن میں بلند آواز سے تلاوت کرنے کی فقہائے کرام رَحْمَتُ اللہِ الْکَلِیْمُ نے ممانعت بیان فرمائی ہے:

مجمع میں سب لوگ بلند آواز سے پڑھیں یہ حرام ہے، اکثر تہجوں میں سب بلند آواز سے پڑھتے ہیں یہ حرام ہے، اگر چند شخص پڑھنے والے ہوں تو حکم ہے کہ آہستہ پڑھیں۔^(۱)

جہاں کوئی شخص علمِ دین پڑھ رہا ہے یا طالبِ علم علمِ دین کی تکرار کرتے یا مطالعہ کرتے ہوئے دیکھیں، وہاں بھی بلند آواز سے قرآنِ پاک پڑھنا منع ہے۔ اسی طرح بازاروں میں اور جہاں لوگ کام میں مشغول ہوں بلند آواز سے پڑھنا ناجائز ہے، لوگ اگر نہ سنیں گے تو گناہ پڑھنے والے پر ہے۔ اگر کام میں مشغول ہونے سے پہلے اس نے پڑھنا شروع کر دیا ہو اور اگر وہ جگہ کام کرنے کے لیے مقرر نہ ہو تو اگر پہلے پڑھنا اس نے شروع کیا اور لوگ نہیں سنتے تو لوگوں پر گناہ اور اگر کام شروع کرنے کے بعد اس نے پڑھنا شروع کیا تو اس پر گناہ۔^(۲)

درمست

..... بہارِ شریعت، ۱/ ۵۵۲، حصہ ۳

..... غَنِیَّةُ الْمُتَمَلِّی، القراءۃ خارج الصلوۃ، ص ۳۹۷ ملخصاً

قرآنِ پاک پڑھ کر بھلا دینے کا گناہ

عرض: بعض لوگ قرآنِ پاک حفظ کر کے بھلا دیتے ہیں ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ارشاد: قرآن مجید حفظ کر کے بھلا دینے والے احادیثِ مبارکہ میں بیان کردہ وعیدوں کے مستحق ہیں چنانچہ ہادیٰ راہِ نجات، سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: میری اُمت کے ثواب مجھ پر پیش کیے گئے یہاں تک کہ تنکا کہ آدمی جسے مسجد سے نکالتا ہے اور میری اُمت کے گناہ میرے حضور پیش کیے گئے تو میں نے اس سے بڑا گناہ نہیں دیکھا کہ آدمی کو قرآن کی ایک سورت یا آیت یاد ہو اور پھر وہ اُسے بھلا دے۔⁽¹⁾

حضرت سیدنا سعد بن عبادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس نے قرآنِ پاک پڑھ کر یاد کیا اور پھر اُس کو بھول جائے تو قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاس کوڑھی ہو کر آئے گا۔⁽²⁾

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میری اُمت کو جس گناہ کا پورا

دیتے

..... تَرمِذی، کتاب فضائل القرآن، باب (ت: 19)، ۴/۲۲۰، حدیث: ۲۹۳۵

..... ابوداؤد، کتاب الوتر، باب التشدید فیمن حفظ القرآن ثم نسى، ۲/۱۰۷، حدیث: ۱۲۷۴

پو را بدلہ دیا جائے گا وہ یہ ہے کہ ان میں سے کسی کو قرآنِ پاک کی کوئی سورت یاد تھی پھر اس نے اسے بھلا دیا۔^(۱)

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَکَبِہ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: اس (یعنی قرآن مجید کو یاد کر کے بھول جانے والے) سے زیادہ نادان کون ہے جسے خدا ایسی ہمت بخشے اور وہ اسے اپنے ہاتھ سے کھودے۔ اگر قدر اس کی جانتا اور جو ثواب اور دَرَجات اس پر مَوْعُود ہیں (یعنی جن کا وعدہ کیا گیا ہے) ان سے واقف ہوتا تو اسے جان و دل سے زیادہ عزیز رکھتا۔ مزید فرماتے ہیں: جہاں تک ہو سکے اس کے پڑھانے اور حفظ کرانے اور خود یاد رکھنے میں کوشش کرے تاکہ وہ ثواب جو اس پر مَوْعُود ہیں حاصل ہوں اور روزِ قیامت آندھا کوڑھی ہو کر اٹھنے سے نجات پائے۔^(۲) حُفَاطِ کرام کو سخت محنت اور احتیاط کی ضرورت ہے۔ انہیں چاہیے کہ دن رات کوشش کریں اور قرآنِ پاک کو یاد رکھیں تاکہ ثواب کے حقدار بنیں اور قیامت کے دن کوڑھی ہو کر اٹھنے سے نجات پائیں۔

قرض کی ادائیگی میں بلا وجہ تاخیر کرنا

عرض: قرض کی ادائیگی میں بلا وجہ تاخیر کرنا یا قرض ہی دبا لینا کیسا ہے؟

دیشہ

●..... کنز العمال، کتاب الاذکار، الفصل الثالث... الخ، الجزء: ۱، ۳۰۶/۱، حدیث: ۲۸۲۳

●..... فتاویٰ رضویہ، ۲۳/۶۳۵-۶۳۷

ارشاد: فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلام نے بلا حاجتِ شرعی ادائے قرض میں تاخیر

کو بھی ظلم قرار دیا ہے تو کسی سے قرض لے کر سرے سے واپس ہی نہ کرنا
تو اس سے بھی سخت تر معاملہ ہے۔ اس بارے میں چند احادیثِ مبارکہ
ملاحظہ فرمائیے اور اس سے بچنے کی کوشش کیجیے:

سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار، حبیب پروردگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ
وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: (قرض کی ادائیگی میں) صاحبِ استطاعت کا ٹال مٹول
کرنا ظلم ہے۔^(۱) استطاعت والے کا قرض کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرنا،
اس کی آبرو (عُرّت) اور اس کی سزا کو حلال کر دیتا ہے۔^(۲) یعنی اُسے بُرا کہنا
اُس پر طعن و تشنیع کرنا جائز ہو جاتا ہے۔^(۳)

تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد
فرمایا: شہید (یعنی وہ شخص جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جان دی ہے اس) کا ہر
گناہ مُعاف ہو جائے گا سوائے قرض کے۔^(۴)

حضرت سَیِّدُنا أَبُو سعید خُدَری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نبی کریم،

علیہ السلام

..... بخاری، کتاب فی الاستقراض... الخ، باب مطلق الفی ظلم، ۱۰۹/۲، حدیث: ۲۴۰۰

..... بخاری، کتاب فی الاستقراض... الخ، باب لصاحب الحق مقال، ۱۰۹/۲، حدیث: ۲۴۰۰

..... فتاویٰ رضویہ، ۶۹/۲۵

..... تحفہ، کتاب الإمارة، باب من قتل فی سبیل اللہ... الخ، ص ۱۰۴۶، حدیث: ۱۸۸۶

رُؤُوفٌ رَّحِيمٌ عَلَيْهِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ کی خدمت میں نماز پڑھانے کے لیے جنازہ لایا گیا تو حضور سیدِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا: اس مرنے والے پر کوئی قرض تو نہیں ہے؟ عرض کی گئی، جی ہاں! اس پر قرض ہے۔ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا، اس نے کچھ مال بھی چھوڑا ہے کہ جس سے یہ قرض ادا کیا جاسکے؟ عرض کی گئی: نہیں۔ تو حُضُور سیدِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”تم لوگ اس کی نمازِ جنازہ پڑھ لو (میں نہیں پڑھوں گا)۔“ حضرت سیدنا مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے یہ دیکھ کر عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں اس کے قرض کو ادا کرنے کی ذمہ داری لیتا ہوں۔ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آگے بڑھے اور نمازِ جنازہ پڑھائی اور فرمایا: ”اے علی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ)! اللہ تعالیٰ تجھے جزائے خیر دے اور تیری جاں بخشی ہو جیسے کہ تُو نے اپنے اس مسلمان بھائی کے قرض کی ذمہ داری لے کر اس کی جان چھڑائی۔ کوئی بھی مسلمان ایسا نہیں ہے جو اپنے مسلمان بھائی کی طرف سے اس کا قرضہ ادا کرے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو رہائی بخشے گا۔“ (۱)

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ

النَّظْمِ سے قرضے کی ادائیگی میں سستی اور جھوٹے حیل و حُجَّت کرنے والے شخص زید کے بارے میں اِسْتِفْہار ہو تو آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا: زید فاسق و فاجر، مُرْتَكِبِ کِبَائِر، ظالم، کذاب، مُسْتَحَقِّ عَذَاب ہے۔ اس سے زیادہ اور کیا اَلْقَاب اپنے لئے چاہتا ہے؟ اگر اِس حالت میں مر گیا اور دین (قرض) لوگوں کا اِس پر باقی رہا، اِس کی نیکیاں اُن (قرض خواہوں) کے مُطابِقہ میں دی جائیں گی اور کیونکر دی جائیں گی (یعنی کس طرح دی جائیں گی۔ یہ بھی اُن لیجیے) تقریباً تین پیسہ دین (قرض) کے عوض (یعنی بدلے) سات سو نمازیں باجماعت (دینی پڑیں گی)۔ جب اِس (قرضہ دہالینے والے) کے پاس نیکیاں نہ رہیں گی اُن (قرض خواہوں) کے گناہ اِس (مقرض) کے سر پر رکھے جائیں گے اور آگ میں پھینک دیا جائے گا۔^(۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حَقُّوقِ العباد کا معاملہ نہایت ہی سخت ہے۔ اگر آپ نے کسی سے قرض لیا اور ادائیگی کے لیے رقم پاس نہیں ہے مگر گھر کے اَسباب، فرنیچر وغیرہ بیچ کر قرض ادا کیا جاسکتا ہے تو یہ بھی کرنا پڑے گا۔ قرض ادا کرنے کی ممکن صورت ہونے کے باوجود قرضدار سے مہلت لیے بغیر آپ قرض کی ادائیگی میں جب تک تاخیر کرتے رہیں گے گنہگار

دینہ

فتاویٰ رضویہ، ۶۹/۳۵

ہوتے رہیں گے۔ خواہ آپ جاگ رہے ہوں یا سو رہے ہوں آپ کے گناہوں کا میٹر چلتا رہے گا، اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظُ۔ جب قرض کی ادائیگی میں تاخیر کا یہ وبال ہے تو جو کوئی پورا قرض ہی دبا لے اُس کا کیا حال ہوگا؟

مَت دبا قرضہ کسی کا نابکار

روئے گا دوزخ میں ورنہ زار زار

اچھی نیت سے قرض لینا

عرض: اگر کوئی شخص قرض لے اور اس کی نیت بھی ادا کرنے کی ہو مگر اس کے باوجود وہ ادا نہ کر پائے تو ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ارشاد: اگر کوئی شخص ادا کرنے کی نیت سے قرض لے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی اچھی نیت کی بدولت اس کے لیے اسباب پیدا فرمادے گا جس سے اس کا قرض اُتر جائے گا۔ حُضُورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جس شخص نے لوگوں کا مال (بطورِ قرض) لیا اور وہ اس کے ادا کرنے کی نیت رکھتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی طرف سے ادا کر دیتا ہے اور جو ہضم کرنے کے لیے لیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ادا کرنے کی توفیق نہیں دیتا۔^(۱)

اس حدیثِ پاک کے تحت شارحِ بخاری مفتی شریف الحق امجدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ

دیشہ

بخاری، کتاب فی الاستقراض... الخ، باب من اخذ اموال الناس... الخ، ۱۰۵/۲، حدیث: ۲۳۸۷

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ حسنِ نیت کی برکت اور بد نیتی کی نحوست کا بیان ہے کہ جو شخص انشراحِ صدر کے ساتھ ادا کرنا چاہے گا اللہ عزوجل اس کی مدد فرمائے گا تاکہ وہ آخرت کے مواخذہ سے بچ سکے اور جس کی نیت میں فتور ہوتا ہے اسے اس توفیق سے محروم رکھتا ہے اور وہ قرض ادا نہ کرنے کے وبال میں گرفتار رہتا ہے۔^(۱)

اچھی نیت سے قرض لینے والے کے قرض کی ادائیگی کے لیے فرشتے دعا کرتے ہیں جیسا کہ حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَالِیٰ فرماتے ہیں: جو شخص قرض لیتا ہے اور یہ نیت کرتا ہے کہ میں اچھی طرح ادا کر دوں گا تو اللہ عزوجل اُس پر چند فرشتے مقرر فرما دیتا ہے جو اس کی حفاظت کرتے اور اس کے لیے دُعا کرتے ہیں کہ اس کا قرض ادا ہو جائے اور اگر قرضدار قرض ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہے تو اب قرض خواہ کی مرضی کے بغیر ایک گھڑی بھر بھی تاخیر کرے گا تو گنہگار ہو گا اور ظالم قرار پائے گا۔ چاہے روزے کی حالت میں ہو یا سویا ہو اُس کے ذمے برابر گناہ لکھا جاتا رہے گا اور ہر حال میں اس پر اللہ عزوجل کی لعنت پڑتی رہے گی۔ یہ ایک ایسا گناہ ہے جو نیند کی حالت میں بھی اُس کے ساتھ رہتا ہے اور ادا

کرنے کی طاقت کے لیے یہ شرط نہیں کہ نقد رقم ہو بلکہ اگر کوئی چیز (مثلاً گھر کے برتن، فرنیچر، فریزر وغیرہ) بیچ کر ادا کر سکتا ہے تو ایسا بھی کرنا پڑے گا۔^(۱)

قرضدار کو مہلت دینے کے فضائل

عرض: کیا قرضدار کو مہلت دینے کی بھی کوئی فضیلت ہے؟
 ارشاد: جی ہاں۔ قرض دار کو مہلت دینے اور تقاضے میں نرمی برتنے کے قرآن و حدیث میں بہت فضائل بیان ہوئے ہیں چنانچہ پارہ 3 سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 280 میں ارشادِ رب العباد ہے:

وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ ۖ تَرْجُهُ كُنُوزَ الْإِسْبَانِ: اور اگر قرضدار تنگی والا ہے تو
 إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ ۚ وَأَنْ تَصَدَّقُوا ۖ اسے مہلت دو آسانی تک اور قرض اس پر بالکل
 خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۲۸۰﴾ چھوڑ دینا تمہارے لئے اور بھلا ہے اگر جانو۔

اس آیت مبارکہ کے تحت صدرُ الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی فرماتے ہیں: ”قرضدار اگر تنگ دست یا نادار ہو تو اس کو مہلت دینا یا قرض کا جزویاً کل معاف کر دینا سببِ اجرِ عظیم ہے۔ مسلم شریف کی حدیث ہے سَيِّدِ عَالَمٍ صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے تنگ دست کو مہلت دی یا اس کا قرضہ معاف کیا اللہ

دینے

۳۳۶/۱ یکیمیائے سعادت، باب چہارم،

تعالیٰ اس کو اپنا سایہ رحمت عطا فرمائے گا جس روز اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہو گا۔“

سرکارِ مدینہ منورہ، سردارِ مکہ مکرمہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن غم سے بچائے، تو اسے چاہیے کہ تنگدست قرضدار کو مہلت دے یا قرض کا بوجھ اس کے اوپر سے اتار دے (یعنی معاف کر دے)۔^(۱)

ہمارے بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ اَنْبِیَیْن نہ صرف اپنے قرضدار کو قرض کی ادائیگی میں مہلت دیتے، تقاضے میں نرمی کا برتاؤ کرتے بلکہ بسا اوقات قرض کی معافی سے بھی نوازا دیا کرتے تھے جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا شفیق بن ابراہیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ میں ایک دن حضرت سَیِّدُنا امام اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَرِیْم کے ساتھ کسی راستے سے گزر رہا تھا جبکہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کسی مریض کی عیادت کے لیے جا رہے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے دور سے ایک شخص آتا دیکھا لیکن اس نے فوراً اپنے آپ کو حضرت سَیِّدُنا امام اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَرِیْم سے چھپاتے ہوئے راستہ بدل لیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اُسے نام لے کر پکارا اور فرمایا: تم جس راستے

مدینہ

..... مُسْلِم، کتاب المساقاة، باب فضل (نظار المعسر، ص ۸۴۵، حدیث: ۱۵۶۳)

پر ہو اُسی پر چلتے آؤ، دوسری راہ اختیار نہ کرو۔ اس نے دیکھا کہ امام صاحب رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اسے پہچان لیا ہے اور بلا لیا ہے تو بہت شرمندہ ہوا اور وہیں رُک گیا۔ آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اس سے پوچھا: تم نے اپنا راستہ کیوں تبدیل کیا؟ اس نے بتایا: حضور! آپ کا میرے ذمّے دس ہزار درہم قرض ہے اور اس بات کو عرصہ ہو چکا ہے مگر میں آپ کا قرض ادا نہ کر سکا تو مجھے آپ کو دیکھ کر بہت شرم محسوس ہوئی۔ (یعنی میں اس شرمندگی کی وجہ سے آپ کو منہ دکھانا نہیں چاہتا تھا) آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اس سے فرمایا: سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ! تیرا معاملہ یہاں تک پہنچ گیا کہ تم نے مجھے دیکھا تو مجھ سے (قرض کے تقاضے کے خوف اور شرمندگی کی وجہ سے) خود کو چھپا لیا، جاؤ! میں نے تمہیں اپنا تمام قرض معاف کیا اور میں خود اس پر گواہ ہوں، آئندہ مجھ سے آنکھ نہ بچانا اور میری طرف سے جو چیز تمہارے دل میں داخل ہوئی ہے اس سے خود کو بری سمجھ کر مجھ سے ملا کرو۔ حضرت سیدنا شقیق بن ابراہیم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ (آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا یہ حسنِ سلوک دیکھ کر) میں نے جان لیا کہ آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ واقعی زاہد (یعنی دنیا سے بے رغبتی رکھنے والے) ہیں۔^(۱)

دینیہ

..... مناقب الامام الاعظم ابی حنیفہ، قصۃ زید بن علی... الخ، الجزء ۱، ۱: ۲۶۰

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے امام اعظم علیہ رحمۃ اللہ نے اپنے قرضدار کا شرمندگی کی وجہ سے چھپ کر راستہ بدلنا بھی گوارا نہ کیا اور کمال حسن سلوک اور دریا دلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کا تمام قرض معاف فرمادیا۔ کاش! ہمیں بھی یہ جذبہ نصیب ہو جائے کہ ہم بھی اپنے قرض داروں کے ساتھ تقاضے میں نرمی برتنے اور ممکنہ صورت میں اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ قرض معاف کر کے اجر و ثواب کمانے والے بن جائیں۔ امین بِجَاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

قرض اُتارنے کے وظائف

عرض: قرض اُتارنے کا کوئی وظیفہ ارشاد فرمادیجیے۔

ارشاد: قرض اُتارنے کے تین وظائف پیش خدمت ہیں:

(۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ، وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ (۱)
اس وظیفے کو جو کوئی ایک بار پڑھے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ وہ غم و اُلم سے محفوظ رہے گا اور جو شخص مقرض ہو تو ادائے قرض کے لیے اس وظیفے کو تا حصولِ مراد صُبح و شام گیارہ گیارہ بار (اول و آخر ایک ایک مرتبہ دُرود پاک)

مدینہ

..... أبو داود، کتاب الوتر، باب فی الاستعاذۃ، ۱۳۳/۲، حدیث: ۱۵۵۵ مأخوذاً

پڑھنے سے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ غیب سے اُس کے قرض کے اسباب مہیا ہو جائیں گے۔^(۱)

(۲) ایک مُکاتب^(۲) نے اُمیدُ الْمُؤْمِنِینِ حضرت سیدنا مولائے کائنات، مولا مشکل کشا، علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ النُّکَرِیْمِ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: میں اپنی کتابت (یعنی آزادی کی قیمت) ادا کرنے سے عاجز ہوں میری مدد فرمائیے۔ آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ النُّکَرِیْمِ نے فرمایا: میں تمہیں چند کلمات نہ سکھاؤں جو رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے سکھائے ہیں، اگر تم پر جَبَلِ صِیر (ایک پہاڑ کا نام) جتنا قرض ہو گا تو اللہ تعالیٰ تمہاری طرف سے ادا کر دے گا، تم یوں کہا کرو: اَللّٰهُمَّ اُكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَنِ سِوَاكَ^(۳) آپ بھی تا حصولِ مُراد ہر نماز کے بعد ۱۱، ۱۱ بار اور صبح و شام ۱۰۰، ۱۰۰ بار روزانہ (اول و آخر ایک ایک بار

دہینہ

عمل شروع کرنے سے قبل حضورِ نبوتِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ اَکْبَرِہِ کے ایصالِ ثواب کے لیے کم از کم ۱۱ روپے کی نیاز اور کام ہو جانے کی صورت میں امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ اَکْبَرِہِ کے ایصالِ ثواب کے لیے کم از کم پچیس روپے کی نیاز تقسیم کیجیے۔ مذکورہ رقم کی دینی کتابیں بھی تقسیم کی جاسکتی ہیں۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

..... مکتب اس غلام کو کہتے ہیں جس نے اپنے آقا سے مال کی ادائیگی کے بدلے آزادی کا معاہدہ کیا ہو۔

(اَلْمُعْتَقَرُ الْقُدُورِی، کتاب المکاتب، ص ۳۰۸)

..... تَزْوِیْدِی، احادیثِ شقی، باب (ت: ۱۲۱)، ۳۲۹/۵، حدیث: ۳۵۷۴

دُرود شریف کے ساتھ) یہ کلمات پڑھیے (إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ قَرْضُ اُتْرَجَائے گا۔

(۳) حضرت سیدنا معاذ بن جبل رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ میں ایک

دفعہ نمازِ جمعہ میں شریک نہ ہو سکا، حُضُورِ پُر نور، شافعِ یومِ النُّشُور صَلَّی اللہُ

تَعَالَى عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وجہ دریافت فرمائی تو میں نے عرض کی کہ میں نے

یُوْحَنَّا بنِ باریا یہودی کا کچھ قرض دینا تھا وہ میرے دروازے پر تار لگائے

بیٹھا تھا کہ میں باہر نکلوں اور وہ مجھے حراست میں لے لے اور آپ صَلَّی اللہُ

تَعَالَى عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہونے سے روک دے۔ حُضُور

پُر نور، شافعِ یومِ النُّشُور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”اے معاذ رَضِيَ

اللہُ تَعَالَى عَنْہُ! کیا تم پسند کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارا قرض ادا فرمائے؟“

میں نے عرض کی: جی ہاں! تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ہر

روز یہ پڑھا کرو: قُلِ اللّٰهُمَّ مِلْکِ الْبَلْکِ تُؤْتِی الْبَلْکَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ

الْبَلْکَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتَعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ ۖ بِيَدِکَ الْخَیْرُ ۝

اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ تُوَلِّیْہِ الْیَلَّیْنَ فِی النَّہَارِ وَتُوَلِّیْہِ النَّہَارَ فِی الْیَلِّ ۝

وَتُخْرِیْجُ الْحَیَّ مِنَ الْبَیْتِ وَتُخْرِیْجُ الْبَیْتِ مِنَ الْحَیِّ ۝ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَیْرِ

حِسَابٍ ۝ رَحْلُنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ۝ وَرَحِیْبُہُمَا تُعْطٰی مِنْہُمَا مَنْ تَشَاءُ

وَتَنْزِعُ مِنْہُمَا مَنْ تَشَاءُ ۝ اِقْضِ عَنِّیْ دَیْنِیْ (یعنی یوں عرض کر اے اللہ ملک

کے مالک تو جسے چاہے سلطنت دے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے بے شک تو سب کچھ کر سکتا ہے۔ تو دن کا حصہ رات میں ڈالے اور رات کا حصہ دن میں ڈالے اور مردہ سے زندہ نکالے اور زندہ سے مردہ نکالے اور جسے چاہے بے گنتی دے۔ اے دنیا اور آخرت میں بہت مہربانی اور رحمت فرمانے والے! دنیا و آخرت میں سے جسے تو چاہتا ہے ان میں سے عطا فرماتا ہے اور جسے چاہتا ہے ان میں سے روک لیتا ہے، مجھ سے میرا قرض اُتار دے۔) اگر تجھ پر زمین کے برابر سونا بھی قرض ہو گا تو اللہ تعالیٰ ادا فرمائے گا۔^(۱)

ایئر فریشنر (Air Freshner) کے نقصانات

عرض: ایئر فریشنر (Air Freshner) کے ذریعے خوشبو کا چھڑکاؤ (Spray) عام ہوتا جا رہا ہے اس میں کوئی نقصان تو نہیں؟

ارشاد: ایئر فریشنر (Air Freshner) کا استعمال عام ہوتا جا رہا ہے عموماً اس کا چھڑکاؤ ایسے کمروں میں کیا جاتا ہے جو بند رہتے ہیں۔ اس سے وقتی طور پر خوشبو تو آجاتی ہے، کمرے معطر ہو جاتے ہیں لیکن پھر ناک اٹ جاتی ہے اور خوشبو ہونے کے باوجود کمرے میں موجود افراد کو محسوس نہیں ہوتی۔ جب

دیہ

تفسیرِ قرطبی، پ ۳، آل عمران، تحت الآیہ: ۳۶، ۴۲/۲، الجزء: ۴

کمرے میں ایئر فریشنر سے چھڑکاؤ کیا جاتا ہے تو اُس کے کیمیاوی مادے فضا میں پھیل جاتے ہیں اور سانس کے ذریعے پھیپھڑوں میں پہنچ کر نقصان پہنچاتے ہیں۔ ایک طبی تحقیق کے مطابق ایئر فریشنر کے استعمال سے جلد کا سرطان (Skin Cancer) ہو سکتا ہے لہذا ایئر فریشنر سے خوشبو کا چھڑکاؤ مت کیجیے کہ چند لمحوں کی خوشبو کی خاطر اتنا بڑا خطرہ مول لینا عقلمندی نہیں۔

کمرہ خوشبودار کرنے کا طریقہ

عرض: کمرے کو خوشبودار کرنے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟
 ارشاد: کمرے کو خوشبودار کرنے کے لیے لوبان^(۱) کی دھونی دیں، لوبان جہاں فضا کو معطر کرتا ہے وہاں جراثیم کا بھی خاتمہ کرتا ہے۔ آج کل پروں والے کیڑے مارنے کے لیے جن ادویہ (Flying Insect Killer) کا چھڑکاؤ (Spray) کیا جاتا ہے ان کی جگہ لوبان کا استعمال کیجیے کہ اس کی دھونی اگر سانس میں بھی چلی جائے تو نقصان کے بجائے فائدہ ہی پہنچاتی اور گلے کی سوزش کو دور کرتی ہے بشرطیکہ خالص لوبان ہو۔ اگر خالص

مدینہ

..... لوبان ایک مخصوص درخت کے تنے سے نکلنے والی رال دار گوند ہے۔ غالباً پاکستان میں اس کی پیدوار نہیں ہوتی لہذا یہاں عموماً نقلی لوبان فروخت کیا جاتا ہے اور اگر خالص لوبان دستیاب بھی ہو تو اس کی قیمت بہت زیادہ ہوگی البتہ ہند میں لوبان کے درخت پائے جاتے ہیں۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

لوبان کے ساتھ صِغتر (اس کی خشک شاخیں اور پیتاں) ملا کر دُھونی دی جائے تو نہ صرف آپ کا کمرہ مہک اُٹھے گا بلکہ اس کی دُھونی مکھی، مچھر، لال بیگ، چھپکلیوں اور دیگر کیڑے مکوڑوں کو بھگاتی ہے۔

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اپنے ارد گرد اور گھروں کے ماحول کو صاف ستھرا اور خوشبودار رکھیے کہ اس سے جہاں جراثیم کا خاتمہ ہوتا ہے وہیں گھروں میں برکت بھی ہوتی ہے جیسا کہ حضرت سیدنا شیخ ابو العباس بونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ اَلْقَوِی فرماتے ہیں: خوشبو سُلگانے سے گھر میں بَرکت ہوتی ہے۔

مدنی ماحول میں استقامت

عرض: دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں استقامت کیسے حاصل ہو سکتی ہے؟
 ارشاد: دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں استقامت حاصل کرنے کے لیے اپنے بڑوں کی اطاعت بہت ضروری ہے۔ اگر آپ اپنے ذیلی، حلقہ، علاقائی یا ڈویژن مشاورت کے مگر ان الغرض جس کے بھی آپ ماتحت ہیں اُن پر تنقید کرتے رہیں گے تو اس کی نخواست آپ کو مدنی ماحول سے دُور کرتی چلی جائے گی لہذا اپنے ذمہ داران کے بارے میں حسن ظن رکھتے ہوئے شریعت کے دائرے میں رہ کر ان کی اطاعت کیجیے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے استقامت آپ کا مقدر بن جائے گی۔

دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں استقامت کا ایک بہترین ذریعہ مدنی کام بھی ہے۔ جو اسلامی بھائی مدنی کام کرتے رہتے ہیں تو ان کی جان پہچان ہر خاص و عام سے ہو جاتی ہے، اب اگر وہ کسی دن نہیں آتے تو لوگ ان کے بارے میں پوچھ گچھ کرتے ہیں کہ ”آج فلاں فلاں اسلامی بھائی نہیں آئے“ اور جب وہ اسلامی بھائی اگلے دن آتے ہیں تو لوگ ان سے خیریت دریافت کرتے ہیں تو یوں ایک محبت بھر ماحول بنتا اور مدنی کاموں میں دل لگتا ہے۔ یاد رکھیے! جسے مدنی کاموں میں استقامت مل گئی تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے مدنی ماحول میں بھی استقامت نصیب ہوگی۔

مدنی کاموں اور مدنی ماحول میں استقامت کا ایک ذریعہ ذمہ داری قبول کرنا بھی ہے۔ جب کسی باصلاحیت اسلامی بھائی کو کوئی ذمہ داری ملتی ہے تو وہ اپنی ذمہ داری کو احسن طریقے سے نبھانے کی کوشش کرتا ہے اور وہ اپنے اس مقصد میں اسی وقت کامیاب ہوتا ہے جب وہ خود مدنی کام کرتا ہے کیونکہ اگر وہ خود مدنی کام نہ کرے تو کما حقہ دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب نہیں دلا سکے گا کہ ترغیب دلانے کے لیے سراپا ترغیب بننا پڑتا ہے۔ بہر حال ذمہ داری لینے سے سستی جاتی اور چستی آتی ہے اور

ذمہ دار کا یہ ذہن بنتا ہے کہ اگر میں نہ گیا تو مسجد درس نہیں ہو گا یا پھر

مدرسۃ المدینہ برائے بالغان میں اسلامی بھائی نہیں آئیں گے یا علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت نہیں ہو سکے گا یا کہیں نئے اسلامی بھائی ٹوٹ نہ جائیں یا پرانے اسلامی بھائیوں کے حوصلے ماند نہ پڑ جائیں تو اس خوف سے وہ مدنی کاموں میں متحرک رہتا ہے، یوں ذمہ دار کے لیے مدنی کاموں اور مدنی ماحول میں استقامت کے اسباب ہوتے رہتے ہیں۔

اس کے علاوہ اللہ تبارک و تعالیٰ سے دُعا بھی کرتے رہنا چاہیے کہ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے مرتے دم تک مدنی مرکز کا مطیع و فرمانبردار بنا کر دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں استقامت اور مدنی کاموں کی توفیق عطا فرما اور مرتے وقت ایمان پر خاتمہ نصیب فرما۔ اٰمِیْن بِحَاجَةِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اسلامی بھائیوں کو مدنی ماحول کے قریب کرنے کا طریقہ

عرض: جو اسلامی بھائی روٹھ کر دعوتِ اسلامی کا مدنی کام چھوڑ بیٹھے ہوں انہیں کیسے قریب کیا جائے؟

ارشاد: جو اسلامی بھائی روٹھ کر دعوتِ اسلامی کا مدنی کام چھوڑ بیٹھے ہوں انہیں نرمی اور حکمتِ عملی کے ساتھ مدنی ماحول کی برکتیں بتا کر دوبارہ مدنی ماحول

سے وابستہ کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مرکزی مجلس

شوریٰ نے ۱۹ مدنی پھولوں پر مشتمل ایک پمفلٹ شائع کیا ہے جو ہر مدنی مشورے میں تلاوت و نعت کے بعد پڑھ کر سنایا جاتا ہے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ ”ایسوں کو ڈھونڈتے رہیں جو پہلے آتے تھے مگر اب نہیں آتے، ہفتے میں کم از کم ایک بچھڑے ہوئے اسلامی بھائی کو دوبارہ مدنی ماحول سے ضرور وابستہ کریں“ (یہاں وہ مراد نہیں جن پر تنظیمی پابندی لگی ہو) جب آپ ایسوں کے پاس جائیں گے تو اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کچھ نہ کچھ فرق ضرور پڑے گا۔ قرآن مجید میں ہے: ﴿وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَ يَ تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ﴾ (پ ۲۷، الذریت: ۵۵) ترجمہ کنز الایمان: ”اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔“ اس طرح اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مدنی ماحول سے بچھڑے ہوئے اسلامی بھائی دوبارہ مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں گے۔



ماخذ و مراجع

✱	قرآن مجید	کلام الہی	✱ ✱ ✱ ✱
	دار المعرفہ	دار المعرفہ	دار المعرفہ
1	کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۳۰ھ	مکتبہ المدینہ ۱۴۳۲ھ
2	خزائن العرفان	صدر الافاض مفتی نعیم الدین مراد آبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبہ المدینہ ۱۴۳۲ھ
3	تفسیر القرطبی	علامہ ابوسعید ابن احمد انصاری قرطبی، متوفی ۶۷۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
4	صحیح البخاری	امام ابوسعید ابن محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ

5	صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری، متوفی ۲۶۱ھ	دارالین ۷۴۴ھ و ت ۱۲۱۹ھ
6	سنن الترمذی	امام محمد بن یحییٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دارالفکر حیدرآباد ۱۴۱۴ھ
7	سنن ابی داؤد	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۱ھ
8	سنن ابن ماجہ	امام محمد بن یزید القزوینی ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دار المعرفہ حیدرآباد ۱۴۲۰ھ
9	السنن الکبریٰ	امام احمد بن حنبل شیبہ نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دارالکتب العلمیہ حیدرآباد ۱۴۱۱ھ
10	المجموع الاوسط	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دارالکتب العلمیہ حیدرآباد ۱۴۲۰ھ
11	کنز العمال	علامہ علاء الدین علی بن حسام الدین ہندی، متوفی ۹۷۵ھ	دارالکتب العلمیہ حیدرآباد ۱۴۱۹ھ
12	مرآۃ المناجیح	عظیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
13	نزهة القاری	علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی، متوفی ۱۴۲۰ھ	فرید بک اسٹال مرکز الاولیاء لاہور
14	کیسایے سعادت	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	انتشارات تجنیہ تبران
15	الدر المختار	محمد بن علی المروف بعلاء الدین حصفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفہ حیدرآباد ۱۴۲۰ھ
16	التتائیل السننہ	علامہ بہام مولانا شیخ نظام، متوفی ۱۱۶۱ھ و جماعہ من علماء الہند	دارالفکر حیدرآباد ۱۴۰۳ھ
17	مختصر القدوری	علامہ ابوالحسن احمد بن محمد القدوری، متوفی ۳۳۸ھ	مکتبہ ضیائیہ راولپنڈی
18	غزیمون البصائر	شیخ سید احمد بن محمد حموی، متوفی ۱۰۹۸ھ	باب المدینہ کراچی ۱۴۱۸ھ
19	نقیۃ التعلیمی	علامہ محمد ابراہیم بن علی، متوفی ۹۵۶ھ	سہیل اکیڈمی مرکز الاولیاء لاہور
20	خلاصہ الفتاویٰ	علامہ طاہر بن عبد الرشید بخاری، متوفی ۵۴۲ھ	کونین پاکستان
21	فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور
22	بہار شریعت	صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی
23	احکام شریعت	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی
24	مناقب امام اعظم	الموفق بن احمد النکعی، متوفی ۵۶۸ھ	کونین پاکستان
25	حیات اعلیٰ حضرت	ملک العلماء محمد ظفر الدین بہاری، متوفی ۱۳۸۲ھ	مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی



فہرست

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
16	قرآن پاک پڑھ کر بھلا دینے کا گناہ	2	دُروہ شریف کی فضیلت
17	قرض کی ادائیگی میں بلاوجہ تاخیر کرنا	3	مسجد کا کُڑا کہاں ڈالا جائے؟
21	اچھی نیت سے قرض لینا	3	مسجد کے بقیہ ملے کا حکم
23	قرضدار کو مہلت دینے کے فضائل	5	مسجد میں سوال کرنا کیسا؟
26	قرض اتارنے کے وظائف	6	مسجد یا مدرسے کیلئے چندہ کرنا
29	ایئر فریشنر (Air Freshner) کے نقصانات	7	مسجد میں سے گزرنے کا حکم
30	کمرہ خوشبو دار کرنے کا طریقہ	9	مسجد کو سڑک بنانا کیسا؟
31	مدنی ماحول میں استقامت	10	چھوٹے نا سمجھ بچوں کو مسجد میں لانا
33	اسلامی بھائیوں کو مدنی ماحول کے قریب کرنے کا طریقہ	12	سوئے وقت عمامے شریف کو تکیہ بنانا
34	ماخذ و مراجع	12	منج کے بجائے سیرہیوں پر بیٹھنے میں حکمت
36	فہرست	14	بلند آواز سے تلاوت کرنے کی ممانعت

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نماز مغرب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں رضائے الہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ﴿سنتوں کی تربیت کے لئے مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ﴿روزانہ ”فکرِ مدینہ“ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اصلاح کے لیے ”مَدَنی انعامات“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مَدَنی قافلوں“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ



ISBN 978-969-631-610-7



0125376



فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net